ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 مئی 1954

دی سٹیٹ آف مدراس

بنام

سی۔ جی۔ مینن و دیگر

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، ایس آر داس، غلام حسن، بھگوتی اور جگندھا داس جسٹس صاحبان]

بھارت کا آئین-بھارت-خود مختار جمہوری جمہوریہ -مفرور مجرم ایکٹ، 1881 (44 وکٹوریہ باب 69)، دفعات 12 اور 14 - آیا آئین کے نافذ ہونے کے بعد بھارت پر لاگو ہوتا ہے-ہندوستانی حوالگی ایکٹ (XV، سال 1903)- آئین کے آرٹیکل 372 کے تحت موافقت—کا اثر۔

آزادی کے حصول اور نئے آئین کے نافذ ہونے کے بعد ہندوستان ایک خود مختار جمہوری جمہوریہ بن گیا اور اسے برطانوی قبضے کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا تھا یا مفرور مجرم ایکٹ، 1881 کی دفعہ 12 کے معنی کے تحت ان جائیدادوں میں سے ایک انگریزی قانون کے تحت کے ذریعہ تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جہاں تک دیگر برطانوی املاک کا تعلق ہے تو یہ ایک غیر ملکی ملک بن گیا اور ہندوستان میں پناہ لینے والے افراد کی حوالگی، جنہوں نے برطانوی املاک میں جرائم کا ارتکاب کیا ہے، صرف خود مختار جمہوری جمہوریہ ہند اور برطانوی حکومت کے مابین ایک انتظام کے ذریعہ نمٹا جاسکتا ہے اور مناسب قانون سازی کے ذریعہ نافذ العمل ہو سکتا ہے۔

بھارتیہ ایکسٹر ڈیشن ایکٹ 1903 (ایکٹ XV، سال 1903) کو آئین کے آرٹیکل 372 کی توضیعات کے تحت اپنایا گیا ہے لیکن اس ایکٹ نے مفرور مجرموں کے ایکٹ 1881 کی کسی بھی توضیعات کو زندہ نہیں رکھا ہے، جو کہ برطانوی پارلیمنٹ کا ایک ایکٹ تھا اور جسے اپنایا نہیں گیا ہے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس لیے مفرور مجرموں کے ایکٹ 1881 کی دفعہ 12 اور دفعہ 14 کا بھارت میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 33، سال 1953۔

فوجداری نظر ثانی کیس نمبر 1034، سال 1953 (فوجداری حوالہ نمبر 51، سال 1953) میں مدراس میں با اختیارِ عدالتِ عالیہ کے 20 فروری 1953 کے فیصلے اور حکم سے آئین ہند کے آرٹیکل 132(1) کے تحت اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری، مدراس کے ایڈوکیٹ جنرل وی کے ٹی چاری (ان کے ساتھ پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے)۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ایم کے نمبیار، (ایس سبرامنیم، ان کے ساتھ)۔

مداخلت کار (یونین آف انڈیا) کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (پورس اے مہتا اور ان کے ساتھ پی جی گوکھلے)۔

19.1954 مئی۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس مہر چند مہاجن نے سنایا۔

یہ 20 فروری 1953 کو مدراس میں با اختیارِ عدالتِ عالیہ کے فیصلے کے خلاف آئین کے آرٹیکل 132(1) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مفرور مجرموں کے قانون 1881 کی دفعہ 14 کالعدم ہے کیونکہ یہ آئین کی توضیعات کے خلاف خلاف ورزی ہے۔

مفرور مجرموں کے قانون، 1881 کی توضیعات کے تحت جاری فرمان گرفتاری کے مطابق، مدعاعلیہان، شوہر اور بیوی کو گرفتار کر کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ، ایگمور، مدراس کے سامنے پیش کیا گیا۔ جناب مینن ایک ماہر قانون ہیں، اور سنگاپور کی کالونی میں وکیل اور سالیسیٹر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ محترمہ مینن مدراس عدالت عالیہ کی وکیل ہیں اور حال ہی میں سنگاپور کالونی کی قانون ساز

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کونسل کی رکن تھیں۔ وہ دونوں جولائی 1952 کے کچھ عرصے بعد بھارت آئے۔ 22 اگست 1952 کو، حکومت مدراس نے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ، مدراس کو حکومت بھارت اور سنگاپور کے نوآبادیاتی سکریٹری کے درمیان ہونے والے مراسلے کی کاپیاں ارسال کیں جن میں حکومت بھارت کی مدد کی درخواست کی گئی تھی کہ سنگاپور کے تیسرے پولیس مجسٹریٹ کے جاری کردہ فرمان کے تحت مینونز کو گرفتار کیا جائے اور سنگاپور کی کالونی میں واپس لایا جائے۔ جناب مینن پر اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے متعدد الزامات عائد کیے گئے تھے اور محترمہ مینن پر ان جرائم کے لیے اکسانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

مینونوں کو جب پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے ان کی گرفتاری کے جواز پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے اپنی بے گناہی کا دعویٰ کیا اور دلیل دی کہ ہندوستان کے شہری ہونے کے ناطے، انہیں دیوانی نوعیت کے معاملات سے متعلق فرمان کے طور پر س جا سکتا اور انہیں محض سیاسی دشمنی کی وجہ سے انہیں ہراساں کرنے کے مقصد سے اور ان کے خلاف عدالت سے تعصب کے پیش نظر مجرمانہ جرائم کا رنگ دیا گیا تھا اور انہیں برے عقیدے میں جاری کیا گیا تھا۔ اس بات پر مزید زور دیا گیا کہ مفرور مجرموں کے قانون کی توضیعات جن کے تحت ان کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ آئین ہند کے منافی ہیں اور کالعدم اور ناقابل نفاذ ہیں۔

پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ بھارتیہ ایکسٹرڈیشن ایکٹ 1903 کو برقرار رکھتے ہوئے، اور اس کے چوتھے باب کے ساتھ، بھارت کے صدر نے مفرور مجرموں کے ایکٹ، 1881 کو نافذ کرنے کا ارادہ کیا ہوگا، لیکن اسے مناسب طریقے سے اپنانے یا اس میں ترمیم کرنے سے اس ارادے کو نافذ کرنا ناممکن ہو گیا تھا، ایکٹ کی توضیعات، جیسا کہ وہ ہیں، بھارتی جمہوریہ کی خودمختاری حیثیت سے متضاد اور ناگوار ہیں۔ تاہم، دفعہ 432، مجموع ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے پیش نظر، جیسا کہ ایکٹ XXIV، سال 1951 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، انہوں نے عدالت عالیہ کے فیصلے کو قانون کے درج ذیل سوالات کا حوالہ دیا:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

(1) کیا مفرور مجرموں کا ایکٹ، 1881، 26 جنوری 1950 کے بعد بھارت پر لاگو ہوتا ہے، جب بھارت ایک خود مختار جمہوری جمہوریہ بن گیا؛ اور

(2) آیا، چاہے اس کا اطلاق ہو، یہ یا اس کی کوئی توضیعات، خاص طور پر اس کا حصہ II، بھارتی آئین کے منافی ہے اور اس لیے کالعدم اور یا غیر فعال ہے۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مفرور مجرموں کے قانون کی دفعہ 14 آئین کے آرٹیکل 14 کے ذریعے ضمانت شدہ قوانین کے مساوی تحفظ کے بنیادی حق سے متصادم ہے اور درخواست گزار کے خلاف اس حد تک کالعدم اور ناقابل نفاذ ہے۔ دوسرے سوال کا حوالہ دیا گیا کہ اس طرح جواب دہندگان کے حق میں جواب دیا گیا ہے، پہلے سوال کا کوئی جواب واپس کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس فیصلے کے خلاف عدالت عظمی میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت ایک سند ریاست مدراس کو دی گئی تھی۔ یونین آف انڈیا کو ان کی درخواست پر مداخلت کرنے کی اجازت دی گئی۔

مداخلت کرنے والے کی طرف سے اور ریاست مدراس کی طرف سے مقدمے کی دلیل دینے والے فاضل سالیسیٹر جنرل نے تسلیم کیا کہ مفرور مجرموں کا قانون، 1881، صدر کے کسی مخصوص حکم کے مطابق نہیں بنایا گیا تھا، اور یہ کہ بھارت میں پارلیمنٹ نے اپنی طرز پر کوئی قانون سازیہ نہیں کی تھی۔ تاہم، انہوں نے دعوی کیا کہ متنازعہ ایکٹ کو کسی بھی طرح سے اپنانے سے اس سوال پر کوئی اثر نہیں پڑا کہ آیا یہ آئین کے آغاز کے بعد بھارت کے علاقے میں قانون کے طور پر نافذ تھا۔ آئین کے آرٹیکل 372 (1) پر انحصار کیا گیا تھا جو ان شرائط میں ہے:-

"اس آئین کے ذریعے آرٹیکل 395 میں مذکور قوانین کی منسوخی کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر کی توضیعات تابع، اس آئین کے آغاز سے فوراً پہلے بھارت کے علاقے میں نافذ العمل تمام قانون اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے جب تک کہ کسی مجاز قانون سازیہ یا دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعے ان میں تبدیلی یا منسوخی یا ترمیم نہ کی جائے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور یہ کہا گیا کہ متنازعہ قانون آئین کے آغاز سے فوراً پہلے بھارت کے علاقے میں نافذ قانون تھا اور اس آرٹیکل کی توضیعات کے تحت اس کے آغاز کے بعد بھی نافذ رہا۔ یہ بھی کہا گیا کہ بھارتیہ ایکسٹرڈیشن ایکٹ 1903 میں کی گئی موافقت نے مفرور مجرموں کے ایکٹ 1881 اور اس کی مختلف کی توضیعات کو زندہ رکھا۔

یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا مفرور مجرموں کے قانون، 1881 کا حصہ II، جس میں دفعہ 12 اور 14 شامل ہیں جن کی توضیعات کے تحت مینن گرفتار ہیں، آئین کے نافذ ہونے کے بعد نافذ العمل ہے، اس قانون کی متعلقہ دفعات کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ مفرور مجرموں کا ایکٹ، 1881، جیسا کہ برطانوی پارلیمنٹ نے نافذ کیا ہے، کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ 41 حصوں پر مشتمل ہے۔ ایکٹ کا حصہ I دفعہ 9 میں مذکور جرائم سے متعلق ہے۔ اس حصے کی دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ جب کسی مفرور شخص کو گرفتار کیا جائے تو اسے مجسٹریٹ کے سامنے لایا جائے گا جو اسی طریقے سے کیس کی سماعت کرے گا اور اس کے پاس وہی دائرہ اختیار اور اختیارات ہوں گے، جیسے کہ مفرور شخص پر اس کے دائرہ اختیار میں کیے گئے جرم کا الزام لگایا گیا ہو، اور یہ کہ اگر مفرور شخص کو گرفتار کرنے کے توثیق شدہ فرمان کی باضابطہ تصدیق کی جاتی ہے، اور مجسٹریٹ کے زیر انتظام قانون کے مطابق ایسا ثبوت پیش کیا جاتا ہے تو یہ ایک مضبوط یا ممکنہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ مفرور شخص نے فرمان میں مذکور جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور یہ کہ جرم وہ ہے جس پر اس ایکٹ کا یہ حصہ لاگو ہوتا ہے، مجسٹریٹ مفرور شخص کو اس کی واپسی کا انتظار کرنے کے لیے جیل بھیج دیں، اور فوری طور پر کمیشن کا سرٹیفکیٹ اور کیس کی ایسی رپورٹ جو وہ مناسب سمجھے، اگر برطانیہ میں ہو تو سیکرٹری آف اسٹیٹ کو بھیجیں، اور اگر برطانوی قبضے میں ہو تو اس قبضے کے گورنر کو بھیجیں۔ دفعہ 12 جو کہ ایکٹ کے حصہ II کا پہلا دفعہ ہے، ان توضیعات میں ہے:-

"اس ایکٹ کا یہ حصہ صرف برطانوی ملکیت کے ان گروہوں پر لاگو ہوگا جن پر، ان کی قربت کی وجہ سے یا دوسری صورت میں، عزت ماب کو اس کا اطلاق کرنا مناسب معلوم ہو سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عزت مآب کے لیے وقتاً فوقتاً انگریزی قانون کے ذریعے یہ ہدایت دینا جائز ہو گا کہ اس ایکٹ کا یہ حصہ آرڈر میں مذکور برطانوی املاک کے گروپ پر لاگو ہو گا، اور اسی یا اس کے بعد کے کسی آرڈر کے ذریعے اس ایکٹ کے اس حصے کے اطلاق سے کچھ جرائم کو چھوڑ کر، اور اس ایکٹ کے اس حصے کے اطلاق کو ایسی توضیعات، مستثنیات اور قابلیت کے ذریعے محدود کرنا جو مناسب سمجھی جائیں۔"

دفعہ 14 جو کہ براہ راست نقطہ نظر میں ہے جہاں تک جواب دہندگان کا تعلق ہے مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"مجسٹریٹ جس کے سامنے اس طرح پکڑے گئے شخص کو لایا جاتا ہے، اگر وہ مطمئن ہو کہ فرمان اس ایکٹ کی ہدایت کے مطابق باضابطہ طور پر تصدیق شدہ ہے اور اسے جاری کرنے کا قانونی اختیار رکھنے والے شخص کے ذریعہ جاری کیا گیا تھا، اور حلف پر مطمئن ہو کہ قیدی وہ شخص ہے جس کا نام یا فرمان میں دوسری صورت میں بیان کیا گیا ہے، ایسے قیدی کو برطانوی قبضے میں واپس کرنے کا حکم دے سکتا ہے جس میں فرمان جاری کیا گیا تھا، اور اس مقصد کے لیے اسے اس شخص کی تحویل میں پہنچایا جائے جس کو فرمان خطاب کیا گیا ہے، یا ان میں سے کوئی بھی یا زیادہ، اور اسے حراست میں رکھا جائے اور سمندر کے ذریعے دوسری صورت میں برطانوی قبضے میں پہنچایا جائے جس میں فرمان جاری کرنے کا قانونی اختیار ہے۔ فرمان جاری کیا گیا، اس سے قانون کے مطابق نمٹا جائے گویا اسے وہاں گرفتار کر لیا گیا ہو۔ واپسی کے لیے ایسا حکم مجسٹریٹ کے ذریعے فرمان کے ذریعے دیا جا سکتا ہے، اور اس کی مدت کے مطابق اس پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔"

ایکٹ کے حصہ I اور حصہ II کی توضیعات کے درمیان موازنہ یہ واضح کرتا ہے کہ ان جرائم کے حوالے سے جن سے متعلق حصہ I میں درخواست دی گئی ہے کہ گرفتار ہونے پر مفرور شخص کو جیل میں نہیں ڈالا جا سکتا اور اس وقت تک سونپے نہیں جا سکتے جب تک کہ مجسٹریٹ مطمئن نہ ہو کہ اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد پر اس کے خلاف ایک مضبوط یا ممکنہ مقدمہ تھا، جبکہ ایکٹ کے حصہ II کے زیر انتظام مفرور شخص کے حوالے سے اسے سونپنے پہلے اس طرح کے نتیجے پر پہنچنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضروری نہیں تھا۔اس طرح قانون کے دونوں حصوں کے ذریعے مفرور مجرموں کو سونپنے کے طریقہ کار میں کافی اور مادی فرق ہے۔

مفرور مجرموں کے قانون کی اسکیم یہ ہے کہ یہ مفرور مجرموں کو مختلف زمروں میں درجہ بندی کرتا ہے اور پھر ہر طبقے سے نمٹنے کے لیے ایک طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔برطانیہ اور برطانوی ڈومینین اور بیرونی ممالک میں جرائم کا ارتکاب کرنے والے افراد کے حوالے سے جن میں ولی عہد غیر ملکی دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے، انہیں سونپنے سے پہلے ایکٹ کے حصہ اول کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنا ہوگا اور جب تک کہ ان کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ قائم نہ ہو تب تک ان کی حوالگی نہیں کی جاسکتی۔ غیر ملکی ریاستوں کے ساتھ حوالگی، سوائے غیر معمولی معاملات کے، معاہدوں یا ان کے درمیان کیے گئے انتظامات کے تحت ہوتی ہے۔برطانیہ اور بھارت میں مقامی ریاستوں کے درمیان مجرموں کی حوالگی بھارتیہ حوالگی قانون کے تحت ہوتی ہے۔ اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت گرفتار کسی بھی شخص کو اس وقت تک سونپا نہیں جاسکتا جب تک کہ اس کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ نہ بنایا جائے۔ تاہم، برطانوی املاک کے درمیان حوالگی سے ایکٹ کے ذریعے مختلف طریقے سے نمٹا گیا۔ انہیں کونسل میں ایک حکم کے ذریعے ان کی قربت وغیرہ کے مطابق گروہ کیا گیا تھا اور ایک علاقے کے طور پر سمجھا جاتا تھا اور یہ گروپنگ کونسل میں حکم کے ذریعے تبدیلیوں اور ترمیم کے تابع تھی اور حوالگی کی توضیعات بھی اس طرح کے حکم کے ذریعے مقرر کی جاسکتی تھیں۔

2 جنوری 1918 کے ایک انگریزی قانون ایکٹ کے حصہ II کے مقاصد کے لیے برطانوی بھارت کے ساتھ درج ذیل برطانوی قبضہ اور محفوظ ریاستوں کو اکٹھا کیا:-سیلون، ہانگ کانگ، آبنائے آبادیاں، وفاقی مالے ریاستیں، جوہر، کیدہ اور پیرلس ، کیلانتن، ٹرینگنسو، برونائی، شمالی بورنیو اور ساراوک۔ حکم یہ شرائط ہیں:-

"جب کہ کونسل میں عزت ماب وکٹوریہ کے ایک حکم کے ذریعے جس کی تاریخ 12 دسمبر 1885 ہے، یہ حکم دیا گیا تھا کہ مفرور مجرموں کے قانون، 1881 کا حصہ II، برطانوی قبضے کے گروہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر لاگو ہونا چاہیے جس کا ذکر اس میں کیا گیا ہے، یعنی، عزت ماب کے مشرقی بھارتیہ علاقے، سیلون اور آبنائے آباد کاری؛

اور جب کہ آبنائے بستیوں اور محفوظ ریاستوں کے مفرور مجرموں کے کونسل 1916 کے حکم کے ذریعے، جیسا کہ آبنائے آبادیوں اور محفوظ ریاستوں کے مفرور مجرموں کے کونسل 1917 کے حکم کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، یہ حکم دیا گیا ہے کہ مفرور مجرموں کا ایکٹ، 1881، اس طرح لاگو ہوگا جیسے کہ پہلے ذکر کردہ حکم کے گوشوارہ میں نامزد کردہ محفوظ ریاستیں برطانوی ملکیت تھیں۔

اور جب کہ ان کی قربت یا ان کے درمیان بار بار بات چیت کی وجہ سے یہ عظمت کے لیے مناسب اور انصاف کے بہتر انتظام کے لیے ساز گار معلوم ہوتا ہے کہ مفرور مجرموں کے قانون 1881 کے حصہ II کا اطلاق برطانوی قبضہ اور محفوظ ریاستوں پر کیا جائے اور مذکورہ ریاستوں کے حکمرانوں کی طرف سے اس طرح کی درخواست کی گئی ہے۔

لہذا اب، عزت ماب، مفرور مجرموں کے قوانین، 1881، اور 1915 کے ذریعے اس سلسلے میں اختیارات کی بنا پر، اور بصورت دیگر عزت ماب کی طرف سے، ان کی پریوی کونسل کے مشورے سے، حکم دینے پر راضی ہیں، اور اس طرح حکم دیا جاتا ہے:-

فروری 1918 کے پہلے دن اور اس کے بعد، دسمبر 1885 کے 12 ویں دن کونسل میں اس سے پہلے پڑھے گئے حکم کو، اس کے تحت قانونی طور پر کی گئی کسی بھی چیز یا مذکورہ تاریخ سے پہلے شروع کی گئی کسی بھی کارروائی پر تعصب کے بغیر، منسوخ کر دیا جائے گا، اور مفرور مجرموں کے ایکٹ، 1881 کا حصہ دوم، برطانوی قبضے اور محفوظ ریاستوں کے گروپ پر لاگو ہوگا جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے، یعنی برطانوی بھارت، سیلون، ہانگ کانگ، آبنائے بستیاں، وفاقی مالے ریاستیں، جوہر، کیدہ اور پیرلس، کیلانتن، ٹرینگنو۔ برونائی، شمالی بورنیو اور ساراواک۔"

29 جولائی 1937 کے ایک اور انگریزی قانون کے ذریعے، برما جو برطانوی بھارت کا حصہ نہیں رہا، کو بھی برطانوی قبضے اور محفوظ ریاستوں کے گروہ میں شامل کیا گیا تھا جس کا ذکر پہلے کے انگریزی قانون میں کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کی مذکورہ بالا توضیعات کے ساتھ ساتھ انگریزی قانون سے یہ بھی واضح ہے کہ برطانوی قبضے جو ایک دوسرے سے متصل تھے اور جن کے درمیان اکثر بات چیت ہوتی تھی، کو مفرور مجرموں کے ایکٹ کے مقاصد کے لیے ایک مربوط علاقہ سمجھا جاتا تھا اور ایک خلاصہ طریقہ کار اپنایا گیا تھا یا ان مربوط علاقوں میں جرائم کا ارتکاب کرنے والے افراد کی حوالگی کا مقصد تھا۔ چونکہ ان املاک میں رائج قوانین کافی حد تک ایک جیسے تھے، اس لیے یہ شرط ختم کر دی گئی کہ کسی بھی مفرور شخص کو اس وقت تک سونپا نہیں جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ نہ بنایا جائے۔ بھارتیہ ایکسٹراڈیشن ایکٹ 1903 کے تحت بھی کسی شخص کی حوالگی سے پہلے اسی طرح کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے۔

جب بھارت ایک خود مختار جمہوری جمہوریہ بنا تو صورتحال مکمل طور پر بدل گئی۔ آزادی کے حصول اور نئے آئین کے نافذ ہونے کے بعد کسی بھی طرح کے تصور سے بھارت کو برطانوی قبضہ کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا تھا اور اسے انگریزی قانون کے ذریعے ان قبضے میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سچ کہا جائے تو، یہ ایک غیر ملکی علاقہ بن گیا جہاں تک دوسرے برطانوی قبضے کا تعلق ہے اور بھارت میں پناہ لینے والے افراد کی حوالگی، جنہوں نے برطانوی قبضے میں جرائم کا ارتکاب کیا ہے، سے صرف خود مختار جمہوری جمہوریہ ہند اور برطانوی حکومت کے درمیان معاہدے کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے اور مناسب قانون سازیہ کے ذریعے اس پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ مرکزی پارلیمنٹ نے ابھی تک اس موضوع پر کوئی قانون نافذ نہیں کیا ہے اور یہ تجویز نہیں کی گئی تھی کہ ان دونوں حکومتوں کے درمیان کوئی معاہدہ طے پایا ہے۔ بھارتیہ ایکسٹراڈیشن ایکٹ 1903 کو اپنایا گیا ہے لیکن مفرور مجرموں کا ایکٹ 1881، جو کہ برطانوی پارلیمنٹ کا ایک ایکٹ تھا، کو سختی سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کی توضیعات کو بھارتیہ پارلیمنٹ کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیوں کے ساتھ شامل کر کے اور بھارتیہ مفرور مجرموں کے ایکٹ کو نافذ کر کے ہی بھارت پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔ ان خطوط پر کسی قانون سازیہ کی عدم موجودگی میں، یہ ماننا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 372 کی توضیعات کی وجہ سے بھارت میں مفرور مجرموں کے قانون کی دفعہ 12 یا دفعہ 14 نافذ ہے۔ مفرور مجرموں کے قانون کے حصہ II کے اطلاق کی پوری بنیاد ختم ہو چکی ہے؛ بھارت اب برطانوی قبضہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں رہا اور اسے دیگر برطانوی قبضے کے ساتھ گروپ کرنے کے لیے کونسل میں کوئی حکم نہیں بنایا جا سکتا۔ وہ ممالک جو اب بھی برطانوی قبضے کا حصہ ہیں اور جنہیں برطانوی بھارت کے ساتھ ایک گروپ میں رکھا گیا تھا، وہ اس بنیاد پر مفرور مجرموں کے سونپنے کے معاملے میں بھارت کے ساتھ بدلہ لینے سے قانونی طور پر انکار کر سکتے ہیں کہ ہمارے آئین کے آرٹیکل 372 کے باوجود بھارت اب برطانوی قبضہ نہیں تھا اور اس لیے مفرور مجرموں کا ایکٹ، 1881، بھارت پر لاگو نہیں ہوا اور وہ اپنے شہریوں کو سونپنے کے نئے معاہدے کی عدم موجودگی میں پابند نہیں تھے جنہوں نے بھارت کے علاقوں میں حوالگی کے قابل جرائم کا ارتکاب کیا ہو۔ درحقیقت اس گروہ کے کچھ دیگر ارکان نے بھی آزادی حاصل کر لی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 12 کے تحت عزت ماب کے لیے وقتاً فوقتاً انگریزی قانون کے ذریعے اس گروپ کے کردار یا اس کی ساخت کو تبدیل کرنا یا اس دفعہ کے ذریعے مقرر کردہ کوئی کارروائی کرنا ممکن نہیں ہے۔ آئین کا آرٹیکل 372 اس قانون کو محفوظ نہیں رکھ سکتا کیونکہ یہ گروہ بندی ایک خود مختار جمہوری جمہوریہ کے تصور کے منافی ہے۔ سیاسی پس منظر اور چیزوں کی نویت جب مفرور مجرموں کے ایکٹ، 1881 کا حصہ II نافذ کیا گیا اور اس ایکٹ کے ذریعے تصور کیا گیا کہ مکمل طور پر تبدیل ہونے کے بعد، اس ایکٹ کو تبدیل شدہ حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے بنیادی قانون سازی کی تبدیلیوں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہ کہ ایسا ہونے کی وجہ سے، ہماری رائے میں، پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی طرف سے ظاہر کیا گیا عارضی نظریہ درست تھا اور اگرچہ عدالت عالیہ نے اپنے حوالے کیے گئے پہلے سوال کا جواب واپس نہیں کیا، لیکن ہمارے فیصلے میں، اس بنیاد پر کیس کو جلد ہی نمٹا دیا جا سکتا ہے۔

فاضل سالیسیٹر جنرل کی یہ دلیل کہ بھارتیہ ایکسٹرڈیشن ایکٹ 1903 میں کی گئی موافقت اور اس میں مفرور مجرموں کے ایکٹ کے حوالے کی وجہ سے، یہ مانا جانا چاہیے کہ مفرور مجرموں کے پورے ایکٹ بشمول حصہ II کو صدر نے اپنایا تھا، درست ثابت نہیں ہوتا۔ بھارتیہ ایکسٹراڈیشن ایکٹ کی اسکیم جس کی بنیاد انگلش ایکٹ پر رکھی گئی تھی بالکل مختلف ہے۔ یہ مفرور مجرموں کے ایکٹ، 1881 کے حصہ II کی کسی بھی توضیعات کو خاص طور پر زندہ نہیں رکھتا ہے، اور بھارتیہ حوالگی ایکٹ 1903 کے چاروں کونوں میں مفرور مجرموں کے ایکٹ، 1881 کی کوئی کی توضیعات نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ان حالات میں مفرور مجرموں کے قانون کی دفعات پر کام کرنا اور انہیں آئین ہند کے نافذ ہونے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر لاگو کرنا ممکن نہیں ہے۔مزید بر آں ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر 1950 کی شق 28 کا اس طرح کے معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ موجودہ معاملے میں اس سوال پر بحث کرنا ضروری ہے کہ کیا برطانوی قبضے، جن کے ساتھ بھارت کو مفرور مجرموں کے قانون، 1881 کے حصہ II کے تحت گروہ کیا گیا تھا، کو اب بھارت کی غیر ملکی ریاستوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ گرفتار مجرموں کو بھارتیہ حوالگی قانون یا کسی دوسرے قانون کے تحت سونپے نہیں جا سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ بنایا جائے کیونکہ مدعا علیہان کے خلاف کی گئی کارروائی خاص طور پر مفرور مجرموں کے قانون، 1881 کی دفعہ 14 کے تحت کی گئی تھی، اور اس عدالت کا یہ رواج نہیں ہے کہ وہ ان سوالات کا فیصلہ کرے جو اس کے سامنے مناسب طریقے سے نہیں اٹھائے گئے ہیں۔جو براہ راست فیصلے کے لیے پیدا نہیں ہوتے۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہیں، حالانکہ اس عدالت فیصلے سے مختلف بنیاد پر، جواب دہندگان کے حق میں۔اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document